نمبر ۶۸ | ۱۵ شعبان ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۳ دسمبر بوقت ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۲۔ دسمبر چند دنوں کے لئے امرتسر اور پشاور کے لئے روانہ ہوئے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو نواں شہر ضلع جالندھر ایک جلسہ پر تقریر کرنے کے لئے اور مولوی عبدالغفور صاحب کو طالب پور پھنگواں مناظرہ کے لئے روانہ کیا گیا

یکم دسمبر مستری کرم الٰہی صاحب کلاس والہ ضلع سیالکوٹ کی نعش قادیان پہنچی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک زہرناک غلطی

فرمایا۔ "آج کل یہ حالت ہے۔ کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں ملہم ہوگیا۔ اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا۔ کہ کسی شخص پر خدا تعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا۔ بلکہ انبیاء کی تعریف۔ خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور میں صدق۔ اور وفا کا کمال دکھایا۔ اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں۔ انسان کا تو یہ کام ہے۔ کہ اپنے تمام قویٰ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے۔ خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا۔ بغیر دلیل کے کوئی دعویٰ نہیں مانا جاسکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں مانے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کی تھی۔ کہ مجھے کوئی دلیل دی جائے۔ جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کردوں۔"

(الحکم ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء)

نذرِ عقیدت بدربارِ خلافت

(از جناب قاضی اکمل صاحب)

بین الاقوام مسلّم ہے سیادت تیری
شان و شوکت سے مزیّن ہے خلافت تیری

نورِ اسلام سے پُرنور ہے عادت تیری
عفو و احسان سے معمور طبیعت تیری

حق نے اس درجہ بڑھائی ہے وجاہت تیری
غیر مسلم کئی رکھتے ہیں ارادت تیری

بڑھ گئی حاتمِ دوراں سے سخاوت تیری
سبق آموزِ حریفاں ہے کفایت تیری

جاگزیں بسکہ دلوں میں ہے محبت تیری
شوق سے کرتے ہیں سب لوگ اطاعت تیری

استجابت کو شرف تیری دعا سے حاصل
تیرِ برجستہ کو لے آتی ہے ہمت تیری

پھول جھڑتے ہیں ترے منہ سے بوقتِ تقریر
یار و اغیار میں مشہور فصاحت تیری

تین کو چار کیا تو نے ہی ابنِ موعود!
جب بڑے بھائی نے کی ذوق سے بیعت تیری

نگہِ لطف بھی ہے۔ دُرّۂ فاروقی بھی
نرمی و گرمی بہم یہ ہے سیاست تیری

خدمت [illegible]
[illegible]

[illegible] یار ہیں پیر و برنا
احمدی کور سے ظاہر ہے نظامت تیری

تو نے کشمیر کو دلوائے حقوقِ قومی۔
اپنے بیگانے پہ حاوی ہے مروّت تیری

جو مقابل پہ اُٹھا۔ بیٹھ گیا۔ زیر ہوا
یوں خداوند زماں کرتا ہے نصرت تیری

بجلی آتی ہے کوئی دن میں مسخر ہو کر
تاکہ خدمات بجا لائے بسرعت تیری

شانِ والا سے جو آگاہ نہیں ہیں اب تک
دیکھ لیں جلسے میں آکر وہ قیادت تیری

یہ تری بندہ نوازی ہے۔ کہ اکمل سا ضعیف
تیز گامی میں کئے جائے رفاقت تیری

اخبار احمدیہ

قرارداد تعزیت

۱۰- نومبر ۱۹۳۳ء ممبران انجمن انصار اللہ احمدیہ بھیرہ کا ایک اجلاس زیر صدارت منشی فضل عظیم صاحب منشی فاضل مسجد نور میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب منشی خادم حسین صاحب مرحوم کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس۔ اور اہلیہ صاحبہ منشی خادم حسین صاحب مرحوم و دیگر اقرباء سے ہمدردی کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ خاکسار فضل الٰہی

ٹرنک کس کا ہے؟

ایک ٹرنک پچھلے سال جبکہ ہم امرتسر جلسہ سیرت النبی پر گئے تھے۔ کسی دوست نے ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب کے گھر رکھا۔ اور لیا نہیں۔ اب اسی طرح بند میرے پاس ہے جس صاحب کا ہو واپس لے لیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

اس سال ادیب عالم کے امتحان میں عبد المجید صاحب پسر بابو اللہ بخش صاحب پوسٹ ماسٹر پنجاب بھر میں اول رہے ہیں۔ آپ احمدیت کی تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ خاکسار دین محمد۔ گوجرانوالہ

درخواست ہائے دعا

۱- عزیز محمد شفیع پسر میاں اللہ دتا صاحب داتہ زید کا کی صحت کے واسطے احباب سے درخواست دعا ہے۔ مفتی محمد صادق۔ ۲- [illegible] بوجہ [illegible] شوہر بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ عاجزہ سیدہ امۃ الکریم اہلیہ سید عبد الصمد صاحب احمدی خوردہ۔ ضلع پوری ۳- خان امیر اللہ صاحب ساکن اسماعیلہ ضلع پشاور کے صاحبزادے آج کل بیکار ہیں۔ احباب اُن کے روزگار کے لئے دعا کریں۔ ناظر بیت المال۔ ۴- میری والدہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کیجائے۔ خاکسار سید لال شاہ سنگووال۔ ۵- میرا لڑکا عزیز رضا اللہ بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ دعا صحت کی جائے۔ خاکسار شیخ محمد صدیق از اوکاڑہ منڈی۔ ۶- میں ایک مقدمہ میں گرفتار ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مخلصی بخشے۔ خاکسار محمد فضل حق از گجول۔ ۷- میرا یتیم بھتیجا اور بیوی بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد اللطیف۔ خان پور

۸- برادرم منشی عبد الحلیم خاں صاحب آف میرٹھ کی اہلیہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سید کریم بخش۔ کلکتہ ۹- برادرم محمد سعید صاحب کلرک راولپنڈی کی تین ماہ قبل ہونہار نیک اور فہیم لڑکی رشیدہ بیگم بعمر ۱۳ سال انتقال کر گئی تھی۔ یہ صدمہ ہنوز تازہ تھا کہ ۲۴ نومبر کو ان کا عزیز بچہ عبد السلام عمر ۱۴ ماہ فوت ہو گیا ہے۔ ان متواتر صدمات کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان غموم سے انہیں نجات دے اور اپنے فضل و رحمت کے سایہ تلے رکھے۔ آمین۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

۱۰- میرا بھائی عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید عبد الشکور سونگھڑہ ۱۱- مرزا نذیر احمد صاحب۔ اور ان کے اہل و عیال بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد ابراہیم از ننگاؤں ۱۲- خاکسار کا لڑکا بیمار ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔ خاکسار سید صمصام الدین۔ کٹک ۱۳- میرا کچھ سامان میرے ایک رشتہ دار نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ جس کا دعوے میں نے عدالت دیوانی میں کیا ہے۔ میری کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد نظیر شاہجہان پور ۱۴- بزرگوارم میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ جوڑوں اور سینہ میں درد کے باعث علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید عطاء الرحمٰن احمدی۔ بی۔ اے۔ لاہور ۱۵- جناب مولوی سید فیاض الدین احمد صاحب احمدی ڈپٹی انسپکٹر آف سکول سونگھڑہ چار ماہ سے بعارضہ تلی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید غلام محمد سونگھڑہ ضلع کٹک ۱۶- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و بزرگان سلسلہ اور سب احمدی احباب سے استدعا ہے۔ کہ عاجز کی لڑکی امۃ الودود بیگم کی صحت کاملہ اور خاکسار کو عطائے اولاد نرینہ و ترقیاتِ رُوحانی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الغفور خان۔ کراچی

اعلان نکاح

۱- محمد یار خان ولد اللہ بخش خان احمدی کا نکاح بعوض بیس روپے حق مہر سماۃ جنت بنت احمد خان کے ساتھ ۱۲- نومبر مولوی محمد خان صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ خاکسار علی محمد بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخان۔ ۲- عزیزی طاہرہ خاتون بنت خانزادہ مولوی محمد ممتاز علی خان صاحب احمدی کا نکاح جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ یو۔ پی نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر قریشی نثار احمد صاحب احمدی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے ساتھ ۵- اکتوبر ۱۹۳۳ء بمقام قصبہ پوروہ ضلع اوناؤ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔ خاکسار محمد اسحاق علی خاں احمدی سوداگر۔ آگرہ۔

ولادت

۱- ۲۴- نومبر ۱۹۳۳ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حمید اللہ تجویز فرمایا۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین اور متقی اور عمر والا بنائے۔ ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول وزیر آبادی ۲- برادرِ محترم ماسٹر محمد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

اسلام میں تمام مذاہب کے بانیوں کے متعلق رواداری کی تعلیم

"پرتاپ" وغیرہ کا نہایت معیوب اور سنگدلانہ رویہ

اسلام اور رواداری

دُنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے تمام مذاہب کے بانیوں کی صداقت کا اقرار کیا۔ انہیں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور راستباز قرار دیا۔ اور ان کی تعظیم وتکریم کرنا ضروری ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اور وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ میں بتایا ہے۔ کہ دُنیا کی ہر قوم میں ہادی اور ہر امت میں خدا کے رسول آتے رہے ہیں۔ اور پھر مسلمانوں کے لئے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ کا اقرار ضروری قرار دے کر انہیں اس بات کا پابند بنایا۔ کہ وُہ سب ہادیانِ مذاہب کو قابلِ تعظیم اور لائقِ تکریم سمجھیں۔ اور سب کو اپنے اپنے زمانہ کا صادق اور راستباز یقین کریں ❊

ہر مذہب کے ہادیوں کی صداقت کا اقرار

ظاہر ہے۔ اسلام کی یہ تعلیم نہ صرف ایک ایسی صداقت دُنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جس کا ہر سعید الفطرت اور عقلمند انسان کے لئے اعتراف لازمی ہے۔ بلکہ اقوامِ عالم کو وسیع الظرفی رواداری اور اتحاد بین الاقوام کا نہایت مفید سبق بھی پڑھاتی ہے ہو نہیں سکتا۔ کہ دُنیا میں کوئی قوم ایسی ہو جسے خدا تعالےٰ نے پیدا کر کے روحانی راہ نمائی سے محروم رکھا ہو۔ اگر ابتدائے آفرنیش سے لے کر اس وقت تک کوئی قوم ایسی نظر نہیں آتی۔ جو خدا تعالیٰ کی جسمانی ربوبیت سے محروم رہی ہو۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ کسی قوم کی رُوحانی ربوبیت کا اس نے کوئی انتظام نہ کیا ہو۔ پس ہر قوم اور ہر امت میں خدا تعالےٰ نے ہادی اور رسول بھیجے۔ مگر اس کا اقرار سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں موجود نہیں۔ اور نہ صرف اقرار ہی نہیں۔ بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے مذاہب بھی ہیں۔ جو اپنے سوا دوسرے تمام مذاہب کے بانیوں اور ہادیوں کا سخت ناروا الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ بات چونکہ باہمی کشمکش کو بڑھانے والی۔ مختلف مذاہب کے پیرووں میں نفرت وعداوت پیدا کرنے والی۔ اور امن عالم کو برباد کرنے والی ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کا پورے زور اور وضاحت کے ساتھ استیصال کیا۔ اور یہ تعلیم دی کہ دُنیا کی کوئی قوم نہیں جس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی نہ آئے ہوں۔ خدا تعالےٰ رَبُّ العٰلمین ہے۔ کسی خاص قوم کا رب نہیں۔ وُہ ظالم نہیں۔ اور ہوشیار کرنے کے بغیر سزا نہیں دیتا۔ پھر کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ اس کے عذاب تو ہر ملک میں آتے۔ لیکن نبی ہر ملک میں نہ آتے ❊

ہر مسلمان کا فرض

اس تعلیم کے لحاظ سے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وُہ ہر مذہب کے بانی کا احترام کرے۔ اس کی صداقت پر یقین رکھے۔ اور جہاں موقعہ ہو۔ اس کا اعتراف کرے ❊

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم تحریک

چونکہ ہندوستان میں جہاں تمام دُنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلہ میں مذہب سے زیادہ دلچسپی پائی جاتی ہے۔ کچھ عرصہ سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے۔ جو دوسرے مذاہب کے بانیوں اور مقدس انسانوں کے خلاف بدگوئی اور بدزبانی میں روز بروز بڑھ رہے تھے۔ اور اس طرح مختلف مذاہب کے لوگوں میں نفرت اور عداوت پیدا کر کے نہایت ناخوشگوار واقعات کو دعوت دے رہے تھے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضروری سمجھا۔ کہ ایک ایسی عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھیں جس کے ماتحت ہر مذہب وملت کے سعید الفطرت انسانوں کے لئے ایک دوسرے مذہب کے بانیوں کی پاکیزہ زندگی کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعہ حاصل ہو۔ تاکہ وُہ ان غلط بیانیوں اور افتراء پردازیوں سے اثر پذیر نہ ہوں۔ جو شرارت پسند اور فتنہ پرداز لوگوں کی طرف سے کی جاتی ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں عداوت اور دُشمنی کے جذبات بڑھتے ہیں۔ بلکہ ہر مذہب کے مقدس ہادیوں کی تعظیم وتکریم کا جذبہ پیدا کر کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنایا جائے ❊

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تحریک اور متعصب غیر مسلم

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس وقت جبکہ ایک فتنہ انگیز گروہ کی طرف سے جس کی بنیاد ہی تمام مذاہب کے بزرگوں کے خلاف سب وشتم پر رکھی گئی ہے۔ اور جس کی ایک خاص مذہبی کتاب میں تمام اقوام کے برگزیدہ انسانوں کا ذکر نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز طریق سے کیا گیا ہے۔ منتظم طور پر بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانیوں اور بدکلامیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ اور اس وجہ سے ہندوستان کی مذہبی فضا مکدر ہو چکی تھی۔ اور خطرہ تھا۔ کہ ہندوستان کا امن وامان بالکل برباد ہو جائے یہ تحریک فرمائی۔ کہ تمام ہندوستان میں ایک مقررہ دن ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات سنائے جائیں۔ ان جلسوں میں غیر مسلم اصحاب کو خصوصیت سے مدعو کیا جائے۔ اور ان میں سے اہل علم اور غیر متعصب اصحاب سے درخواست کی جائے۔ کہ وُہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کریں۔ تاکہ مذہبی کشیدگی دور ہو کر صلح وآشتی۔ محبت والفت کی فضا پیدا ہو سکے۔ اس تحریک کے ذریعہ یہ نتیجہ پیدا ہونا ایسا لازمی ہے۔ کہ آریہ اخبار "پرتاپ" (۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء) نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ

"حضرت محمد صاحب کی جس کے وُہ مستحق ہیں۔ تعریف کرنا بُری بات نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں اگر کی جائے۔ تو فرقہ وارانہ کشیدگی میں کمی ہو سکتی ہے"!

اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کی اہمیت اور ضرورت کا غیر مسلموں کی طرف سے بھی اعتراف واضح ہے پھر اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے بانیانِ مذاہب کے متعلق اسی قسم کے جلسوں کا انتظام کریں۔ تو جماعت احمدیہ بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں امداد دے گی۔ اور احمدی ان میں اپنے جذبات عقیدت واحترام کا فراخ دلی سے اظہار کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے ❊

دیگر مذاہب کے بانی اور جماعت احمدیہ

چونکہ اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کا دیگر مذاہب کی طرف سے ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اس لئے ان میں تو جماعت احمدیہ کو دیگر مذاہب کے بانیوں کے متعلق اظہار عقیدت کا موقعہ نہیں مل سکا۔ البتہ تحریروں کے ذریعہ نہایت احسن طور پر یہ کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں "الفضل" کا جو خاص پرچہ شائع ہوا ہے

اس میں دیگر مضامین کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خاص مضمون بھی شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے تمام مذاہب کے بانیوں کی صداقت اور ان کی مذہبی کتب کی تقدیس کا ذکر نہایت ہی احسن پیرایہ میں کیا ہے۔ ایسے احسن پیرایہ میں۔ کہ اس سے بہتر ان مذاہب کے پیروؤں سے بھی ممکن نہیں۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ "اسلام آزاد خیالی وسیع القلبی اور رواداری کا مذہب ہے۔" (پرتاپ یکم دسمبر ۱۹۳۳ء) اور جماعت احمدیہ عملی طور پر اس کا ناقابل انکار ثبوت پیش کر رہی ہے :۔

بانی اسلام کے متعلق شریف ہندوؤں کے خیالات

ہمیں نہایت خوشی کے ساتھ اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تحریک نہایت خوشکن اثر پیدا کر رہی ہے۔ اور نہایت اعلےٰ اور معزز طبقہ کے غیر مسلم اصحاب ان جلسوں میں شریک ہو کر ان کی غرض و غایت سے کامل اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان۔ اور آپ کے ذریعہ دُنیا کو حاصل ہونے والی برکات کا نہایت دلکش الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ حال میں ۲۶ر نومبر کو سیرت النبیؐ کے جو جلسے منعقد ہوئے۔ اور جن کی بیشتر رپورٹیں "الفضل" میں اور بعض دوسرے اخبارات "انقلاب" "سیاست"۔ "زمیندار" کے علاوہ ہندو اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ نہایت اعلےٰ پایہ کے ہندو اصحاب نے بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بڑی عمدگی کے ساتھ اظہار عقیدت کیا ہے :۔

متعصب آریوں کا افسوسناک رویہ

لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں رنج کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماجیوں کا وُہ متعصب طبقہ جو مُسلمانوں سے تو یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وُہ پنڈت دیانند جی کی تعریف و توصیف کے راگ گائیں۔ اس کا اپنا رویہ بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت ہی افسوسناک ہے۔ پچھلے دنوں جب دہلی کے آریہ اخبار "تیج" نے "دیانند شتابدی نمبر" شائع کیا۔ تو "جمعیۃ العلماء" کے صدر اور ناظم کے مضامین بھی پنڈت دیانند جی کی تعریف میں شائع ہوئے۔ چونکہ دیانند جی اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے بیسیوں صفحات نہایت ہی گندے اور ناپاک الفاظ سے آلودہ کر گئے ہیں۔ اس لئے مُسلمانوں کو بجا طور پر شکایت پیدا ہوئی۔ کہ جمعیۃ العلماء کے صدر اور ناظم کس مونہہ سے ایسے انسان کی تعریف و توصیف پر آمادہ ہو گئے۔ اور کیوں انہوں نے بدزبانی اور بدگوئی کے اس دفتر کو نظر انداز کر دیا۔ جو اب بھی "ستیارتھ پرکاش" میں موجود ہے۔ صدر اور ناظم جمعیۃ العلماء کی طرف سے اس کا جو جواب دیا گیا۔ اس کے متعلق تو دوسرے موقعہ پر عرض کیا جائے گا۔ آریہ اخبارات نے اس وقت انا شریف ہندوؤں کی پناہ لینی ضروری سمجھی۔ جنہوں نے کسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور ان کی مثال پیش کر کے اپنی رواداری و وسیع القلبی۔ اور مسلمانوں کی تنگدلی کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا۔ حالانکہ جن ہندو اصحاب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف میں کچھ کہا۔ انہوں نے اس سید ولد آدم کی شان میں کہا جس نے تمام مذاہب کے بانیوں کی صداقت کا اعلان کیا۔ اور ان کی بزرگی و تقدیس کو دُنیا میں قائم کیا۔ لیکن صدر و ناظم جمعیۃ العلماء نے جس شخص کی تعریف میں مضامین لکھے۔ اس نے نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لے لے کر آپ کے خلاف انتہائی بدگوئی و بدزبانی کا مظاہرہ کیا بلکہ تمام مذاہب کے ہادیوں کے خلاف پورے زور کے ساتھ گند اچھالا اور دُنیا کے کسی مقدس انسان کو اس نے نہ چھوڑا :۔

آریہ اخبارات کے دعوے رواداری کی حقیقت

ان حالات میں آریہ اخبارات نے اپنی رواداری اور فراخ حوصلگی کا جو دعوے کیا۔ اس کا فضول اور لغو ہونا اگرچہ بالکل واضح تھا۔ تاہم انہی ایام میں چونکہ "الفضل" کا خاص نمبر "خاتم النبیین" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کے کمالات کے متعلق تیار ہو رہا تھا۔ اس لئے ہم نے ایڈیٹر صاحب "تیج" سے درخواست کی۔ کہ وُہ بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کوئی مضمون ارسال فرمائیں۔ اور اس درخواست میں اس بات کا بھی ذکر کر دیا۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ قبل اس کے کرشن نمبر کے لئے جماعت احمدیہ کے نہایت معزز فرد جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب باوجود جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے اہم مسائل میں بے حد مصروف ہونے کے لنڈن سے مضمون بھیجکر اس رواداری کا ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ جو اسلام نے دیگر مذاہب کے ہادیوں کے متعلق سکھائی ہے۔ مگر افسوس کہ ایڈیٹر صاحب "تیج" نے ہماری درخواست منظور نہ کی۔ اور وُہ چند سطور بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھ کر نہ بھیج سکے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آریوں میں اسلام کے متعلق کس قدر رواداری اور فراخ حوصلگی پائی جاتی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ ہندو دھرم کے بزرگوں کے متعلق کیا رویہ رکھتی ہے :۔

دوسری مثال

پھر یہی نہیں۔ "الفضل" کے سنہ ۱۹۲۹ء کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جب پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما موجد امرت دھارا نے چند الفاظ لکھ کر بھیجے۔ جن میں انہوں نے صرف یہ لکھا۔ کہ "ہم کو چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کریں۔ وُہ بزرگ جن کے مذہب چلے۔ اگر ان کے اندر کوئی خوبی نہ ہوتی۔ تو ان کے پیچھے اس قدر انسان کیسے چلتے"۔ تو آریہ اخبارات خصوصاً "پرتاپ" کا بڑا بھائی "پرکاش" بہت بُری طرح ان کے پیچھے پڑ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر کسی آریہ خیالات کے انسان کا "الفضل" کے خاص نمبر کے لئے کچھ لکھنا مشکل ہو گیا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے متعلق متعصب آریہ صاحبان کی رواداری کی کیا حقیقت ہے :۔

تیسری مثال

اسی سلسلہ میں ایک۔ اور مثال بھی پیش کی جاتی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار "ملاپ" کے ایک سب ایڈیٹر جناب امرچند صاحب قیس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک نظم اخبار "سیاست" میں شائع ہوئی جسے دیکھ کر "پرتاپ" کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ اور اس نے "ملاپ" کو آریوں کی نظروں سے گرانے کے لئے پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ جب انہی دنوں نظم لکھنے والے صاحب کو "ملاپ" سے علیحدہ ہونا پڑا۔ تو "پرتاپ" نے اسے اپنے پراپیگنڈا کا نتیجہ قرار دے کر بڑے فخر کا اظہار کیا۔ یہ بھی اس بات کا ایک ثبوت ہے۔ کہ متعصب آریوں اور خاصکر "پرتاپ" کا اسلام کے متعلق رویہ کس قدر روادارانہ ہے :۔

"پرتاپ" کا سوال

اپنے اس رویہ کو نظر انداز کرتے ہوئے "پرتاپ" (یکم دسمبر) نے "وہ اور ہم" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں اس ناراضگی کا ذکر کرتے ہوئے جو بعض اخبارات نے مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کے پنڈت دیانند جی کی تعریف میں مضامین کے متعلق ظاہر کی تھی لکھا ہے :۔

"ان اخبارات کی نظر میں اسلام کی مذہبی رواداری اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ کوئی مسلمان محض رواجی طور پر بھی آریہ سماج کے بانی کے حق میں کلمہ خیر کہے"۔

اور پھر سوال کیا ہے۔ کہ "کیا ہندو بھی رسول عربی کے ساتھ اس طرح پیش آتے ہیں۔ کیا پیغمبر اسلام کے متعلق کلمہ خیر کہنے والا ہندو بھی ویسا ہی گردن زدنی ہے۔ جیسا کہ سوامی دیانند بانئے آریہ سماج کے متعلق لکھنے والا مسلمان"۔

ہمارا جواب

اس کا تفصیلی جواب اوپر آچکا ہے۔ یعنی اور تو اور خود اخبار "تیج" کا طریق عمل جس کی خاطر مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولوی احمد سعید صاحب نے پنڈت دیانند جی کی تعریف و توصیف کی۔ اور "پرتاپ" کا رویہ جو بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کلمۂ حق کہنے والے ہندو کے متعلق چلا آتا ہے۔ پیش کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ پیغمبر اسلام کے متعلق کلمۂ خیر کہنے والا ہندو یقیناً "پرتاپ" اور ایسے دیگر متعصب آریوں کی نگاہ میں گردن زدنی ہے۔ باقی رہا اس ٹریکٹ کا حوالہ دینا۔ جو ملک فضل حسین صاحب نے قادیان سے "پریم بھرے گیت" کے نام سے شائع کر کے اس میں "ہندو شعرا کا نعتیہ کلام" درج کیا ہے۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ یہ کلام "پرتاپ" کو کچھ بھی سہارا نہیں دے سکتا۔ اور نہ اس کے روادارں کے دعویٰ کی تائید میں پیش ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اول تو اس میں ان ہندو شعراء کا کلام ہے۔ جو آریہ سماجی نہیں۔ اور جو ایک دو آریہ سماجی سمجھے جا سکتے ہیں۔ ان کا تازہ کلام نہیں۔ بلکہ اس زمانہ کا ہے۔ جب "پرتاپ" ایسے تنگدل آریوں کی تنگدلی اتنی ظاہر نہ ہوئی تھی :۔

شریف ہندوؤں کا قابلِ تعریف رویہ

"پرتاپ" ایسے متعصب آریوں کی یہ روش از حد افسوسناک اور نہایت ہی معیوب ہے۔ اور جب تک ستیارتھ پرکاش ان کے ہاتھوں میں اس وقت تک اس سے بہتر روش کی ان سے توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ پنڈت

امریکہ میں تبلیغ اسلام

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا شکاگو میں ایک ہفتہ

احمدی مبلغین کی تبلیغی مصروفیتیں

از صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم - اے مبلغ اسلام

ایک نئی جماعت

۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء میں عاجز نے ایک طویل تبلیغی دورہ کیا۔ شہر Indianapolis اور St. Louis نامی شہروں کی جماعتوں کا معائنہ کرنے کے بعد میں شہر Kansas City پہنچا۔ یہ شہر شکاگو سے چھ صد میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خاصی جماعت عطا کی۔ اس مرتبہ میں نے اس شہر میں دو ہفتوں سے زائد عرصہ قیام کیا۔ اس جماعت کی تعلیم و تربیت اس سفر کی اہم غرض تھی۔ میں اپنے قیام کے دوران میں ہر روز صبح و شام جلسہ منعقد کرتا رہا۔ نومسلمین کو نماز کی تعلیم دی گئی۔ مختلف مضامین پر میں نے لیکچر دیئے۔ اس طرح ۱۴ یوم میں ۲۸ جلسے کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان مساعی کے نہایت خوشکن نتائج مترتب ہوئے اس عرصہ میں ۲۰ کس نئے داخل اسلام ہوئے جماعت میں اتحاد و محبت کی نئی روح پیدا ہوئی۔ اور نومسلمین نے تبلیغ اسلام میں زیادہ سے زیادہ عملی دلچسپی لینی شروع کی۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع

میں اسی شہر Kansas میں تھا۔ کہ جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم - اے کا والانامہ صادر ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کینیڈا تشریف لا رہے ہیں۔ اور وہ دوسرے علاقوں کا سفر بھی کریں گے ؛

ان دنوں کثرت کار اور لگاتار محنت کی وجہ سے میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے مجھے بتایا۔ کہ کام بند کر کے ایک ہفتہ کے لئے ہسپتال چلے جاؤ۔ مگر مولانا درد صاحب کے خط سے میرے قلب میں بے انتہا خوشیوں کی لہریں متموج ہوئیں۔ میں Sleeping car میں لیٹے لیٹے شکاگو پہنچا۔ اور اپنے دفتر میں لیٹے لیٹے تمام احباب کو اطلاع کر دی۔ تقریروں کا بھی انتظام کیا۔ اور خدا کے فضل سے جناب چودھری صاحب کی تشریف آوری تک میں شفایاب ہو گیا ؛

جناب چودھری صاحب شکاگو میں

ہماری خوش قسمتی کی کوئی حد نہ تھی۔ کہ ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء کو ہمارے بزرگ بھائی جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب شکاگو وارد ہوئے۔ سٹیشن پر کالے گورے نومسلمین۔ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب۔ اہل عرب۔ اور ہندوستانیوں پر مشتمل ایک جم غفیر موجود تھا۔ ان میں وکلاء کالجوں کے پروفیسر مصنفین اخبارات کے نمائندے لیکچرار الغرض اعلےٰ طبقہ کے لوگ شامل تھے جنہوں نے ہمارے قابل احترام بھائی کا شاندار استقبال کیا

شکاگو میں مصروفیتیں

چودھری صاحب شکاگو میں ایک ہفتہ قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے تین پبلک لیکچرز دیئے۔ ان دنوں شکاگو میں کانفرنس اتحاد مذاہب عالم کے اجلاس ہو رہے تھے۔ جناب چودھری صاحب کی ایک تقریر اس کانفرنس کے ایک عظیم الشان جلسہ میں بھی ہوئی۔ اس کے علاوہ دو لیکچرز ہمارے شکاگو مشن میں ہوئے۔ باقی مقامی Bar Association. اور North Western University میں Lunch. کی دعوتیں تھیں۔ وہاں بھی گفتگو کے رنگ میں تقریریں ہوئیں

ان باقاعدہ تقریروں کے علاوہ شبانہ روز ملاقاتیں ہوئیں تمام نومسلمین اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب جو زیر تبلیغ ہیں۔ چودھری صاحب سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے ہر وقت آتے رہتے تھے۔ ہر وقت سلسلہ سوال و جواب جاری رہتا۔ بہت سے لوگوں کے گھروں میں بھی دعوتیں ہوئیں۔ کانفرنس اتحاد مذاہب میں بھی متعدد دفعہ تشریف لے گئے۔ غرض ہفتہ بھر تبلیغ اسلام کا غلغلہ رہا

واپسی

ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد چودھری صاحب Canada واپس تشریف لے گئے۔ میں ان کے ہمراہ صوبجات متحدہ کی آخری حد شہر Detroit تک گیا۔ وہاں سٹیشن پر گاڑی ۱۵ منٹ ٹھہرتی ہے۔ وہاں ہماری جماعت کے بعض افراد جمع تھے جو چودھری صاحب کی ملاقات سے فیضیاب ہوئے۔

نومسلمین کا اشتیاق

چودھری صاحب نے صرف شکاگو کی جماعت کا معائنہ کیا۔ ایک ہفتہ صرف شکاگو کے لئے بھی کافی نہیں تھا۔ دوسرے شہروں کی جماعتوں نے بذریعہ تار چودھری صاحب کا خیر مقدم کیا۔ اور مجھ سے پر زور خواہش کی۔ کہ میں چودھری صاحب کو ساتھ لے کر ان کے ہاں آؤں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملک میں نہایت وسیع پیمانہ پر کام ہوا۔ اور بہت شہروں میں منظم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ امریکہ کے طول و عرض میں احمدی احباب پائے جاتے ہیں۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں۔ کہ جب چودھری صاحب پھر تشریف لائیں۔ اور تمام جماعتہائے احمدیہ کا دورہ فرمائیں ؛

جن لوگوں کو جناب چودھری صاحب کی پر معارف تقاریر سننے کا موقعہ ملا۔ وہ چودھری صاحب کے عاشق بن گئے۔ تمام احباب اب تک چودھری صاحب کا ذکر خیر کرتے۔ اور پوچھتے ہیں۔ کہ پھر کب تشریف لائیں گے۔ الغرض چودھری صاحب تمام ملنے والوں کو اپنے اخلاق فاضلہ۔ تبحر علمی اور اعلےٰ روحانیت سے مسحور بنا گئے۔ زادہ اللہ مجداً و شرفاً و عزاً۔ آمین

چند مہینوں سے شکاگو میں World's Fair کا اجتماع اقوام عالم ہو رہا ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے دنیا کے تمام گوشوں سے لوگ آ رہے ہیں۔ پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔ اور تمام اوقات عیش و عشرت میں گزار رہے ہیں۔ چودھری صاحب نے آ کے مجھے فرمایا کہ "آپ جس طرح سے چاہیں مجھ سے کام لیں"۔ میں نے جس قدر ممکن تھا۔ انہیں مصروف رکھا۔ انہوں نے شبانہ روز بے حد محنت کی شکاگو اور World's Fair کی بھی سیر نہیں کی۔ تمام اوقات خدمت دین میں صرف کئے ؛

رسالہ سن رائز کی امداد

چودھری صاحب میں خدمت دینی کا والہانہ جوش اور بے مثال اخلاص ہے۔ خدمت اسلام کے لئے وہ انتہائی قربانی کرتے ہیں جہاں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ایک روز مجھے فرمانے لگے۔ کہ "رسالہ مسلم سن رائز کے کچھ پرچے چھوڑ جائیں"۔ میں نے ایسا ہی کیا صبح کو ملنے کے لئے آیا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ "رسالہ مسلم سن رائز کے لئے میں آپ کو یک صد ڈالرز دوں گا۔ کچھ یہاں دے جاؤں گا۔ باقی ہندوستان پہنچ کر ارسال کروں گا۔" اور روانگی کے قبل پچاس ڈالرز دیئے ؛ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

دین کے لئے ایثار

جناب چودھری صاحب نہایت سادگی کی زندگی بسر کرتے ہیں

لباس وغیرہ نہایت ہی معمولی استعمال فرماتے ہیں۔ اور کفایت شعاری کا قابل تقلید نمونہ ہیں۔ ہاں خدمت احمدیت کے لئے اس فیاضی اور ایثار سے کام لیتے ہیں۔ کہ عملاً انہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور ان کی زندگی ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی تفسیر ہے۔ میں نے ان کی زندگی کا بنظر تعمق مطالعہ کیا۔ اور میری آزادانہ رائے ہے۔ کہ وہ ایک خدا رسیدہ انسان ہیں ؏

چودہری صاحب کا سفر امریکہ اور احمدیہ مشن

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ چودہری صاحب کا سفر امریکہ احمدیہ مشن امریکہ کیلئے موجب صد ہزار برکات ثابت ہوا۔ اول ان کی عالمانہ تقریروں کا تمام سامعین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ دوم ان کی ملاقات سے نومسلمین کے ایمان میں زیادتی اور تقویت ہوئی۔ اور سب میں نئی روح۔ نیا ولولہ۔ اور جوش پیدا ہوگیا۔ وہ لوگ جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اور اسلام کے متعلق اپنے دل میں احترام واخلاص رکھتے ہیں۔ وہ چودہری صاحب کی ملاقات سے اور بھی اسلام کے قریب ہوگئے ہیں۔

میرے نزدیک سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے۔ کہ چودہری صاحب ایسے انسان نے احمدیہ مشن امریکہ کا بذات خود معائنہ فرمایا۔ اور وہ بخوبی حالات کو سمجھ گئے۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیان فرمائیں گے۔ مجھے یہاں جن تنہا جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ انہیں ہندوستان میں بیٹھ کر لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ اب چودہری صاحب کے تشریف لانے اور حالات کو سمجھنے کی وجہ سے میں ایسا محسوس کر رہا ہوں۔ کہ مشکلات کے دور ہونے کی صورت پیدا ہو سکے گی

میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ میں پانچ سال سے دیار محبوب ارض مقدس قادیان دارالامان سے باہر ہوں۔ مخلصین سلسلہ سے ملنے کے لئے میری آنکھیں ترستی تھیں میں سلسلہ عالیہ کے مقدسین کے دیدار کا شائق تھا۔ آخر اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور چودہری صاحب کو امریکہ بھیج دیا۔ جب تک چودہری صاحب یہاں رہے۔ میں خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اور جب چلے گئے۔ تو میرے قلب کو محزون بنا گئے

دعا

میں اس حصۂ رپورٹ کو دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو عمر دراز عطا کرے۔ ان کے درجات کو دین ودنیا میں بلند کرے۔ ان کو اپنے تمام نیک مقاصد میں کامیاب بنائے۔ ان کو لاانتہا ترقیات کا وارث بنائے۔ اور ابد الآباد تک کے لئے ان پر اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کی بارش برساتا رہے

اجتماع اقوام عالم

گذشتہ چند مہینوں سے اجتماع اقوام عالم کے انعقاد کی وجہ سے شکاگو تمام دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آئے اور ہمیں اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچانے کے زرین مواقع ملے ملاقاتوں کی بہت کثرت رہی۔ اور ہر وقت پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ اور اجتماع اقوام عالم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کا ذریعہ بنا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ الحمد للہ حمداً کثیرا

کانفرنس اتحاد مذاہب

اسی اجتماع کے سلسلہ میں شکاگو میں کانفرنس اتحاد مذاہب عالم منعقد ہوئی۔ جس کے ذریعہ ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے عظیم الشان مواقع ملے۔ پورے تین ہفتے صبح ۹ بجے سے رات کے ۱۲ بجے تک جلسے ہوتے رہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مقررین اپنے مذہب کے متعلق تقاریر کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے۔ اس سے قبل اتنا لمبا عرصہ اتنے بڑے مذہبی جلسے دنیا میں منعقد نہیں ہوئے۔ اور یہ بیسویں صدی کا ایک اہم ترین تاریخی واقعہ قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اسلام کی نمائندگی کا موقعہ عطا فرمایا۔ کانفرنس مذاہب کا افتتاحی جلسہ زیر صدارت مہاراجہ گائکواڑ آف بڑودا منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان جلسہ میں عاجز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآرا برقی پیغام پڑھ کر سنایا حسن اتفاق سے جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بھی انہی ایام میں شکاگو تشریف لائے۔ اور کانفرنس کے ایک اجلاس میں چودہری صاحب نے ایک زبردست تقریر اسلام واحمدیت پر کی جس کا بہت گہرا اثر ہوا۔ پھر ایک عمدہ تقریر ہمارے ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب نے بھی کی۔ خاکسار پورے پانچ سال سے اس سوسائٹی کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ اور امریکہ کے مختلف شہروں میں بڑے بڑے مجمعوں میں بہت سے لیکچرز دے چکا ہے۔ اس موقعہ پر بھی میں اسلام اور احمدیت کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس جلسہ میں شریک رہا۔ اور سات دفعہ ان اجلاسوں میں تقریریں کیں۔

اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے نہ صرف امریکہ کے تمام اطراف وجوانب سے بلکہ تمام دنیا سے اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس طرح بے شمار لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اس کانفرنس کے متعلق تمام امریکہ کے اخبارات میں بڑے عرصہ تک سلسلہ مضامین شائع ہوتا رہا۔ لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم ہوئے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ اور اس کے نمائندوں کے نام اور میری تصویر شائع ہوتی رہی۔ ان جلسوں میں شامل ہونے کے لئے متعدد بادشاہ آئے ہوئے تھے۔ ان کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا

رسالہ سن رائز کی اشاعت

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے رسالہ مسلم سن رائز کے شائع کرنے کی توفیق ملی۔ امید ہے۔ کہ احباب کی خدمت میں رسالہ پہنچ چکا ہوگا۔ اگر کسی صاحب کو رسالہ نہ پہنچا ہو۔ تو نی الفور اس عاجز کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں دوبارہ بھیج سکوں۔ ہندوستان کے کثیر احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ بہت جلد اپنا چندہ ارسال کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور مجھے شکریہ کا موقعہ دیں

میں پھر احباب کی توجہ کو رسالہ مسلم سن رائز کے متعلق دلاتا ہوں۔ یہ رسالہ نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام واحمدیت کی عظیم الشان خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اور تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان کے احباب نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ اور خدا کا شکر بجا لاتا ہوں۔ کہ میں ان خطرناک مشکلات میں رسالہ کو جاری کر سکا۔ اور پھر زندہ رہ سکا۔ اب احباب سلسلہ کی خدمت میں جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی مثال پیش کرکے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس معاملہ میں جناب چودہری صاحب کی تقلید کریں۔ اور مجھے کافی تعداد میں خریدار دیں ؏

بالآخر میں مخلصین سلسلہ کی خدمت میں نہایت الحاح سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ازراہ کرم اس عاجز کے حق میں بالالتزام درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ تمام مشکلات کو دور فرما کر غیبی تائید ونصرت سے خدمت اسلام میں وہ کامیابی عطا کرے۔ جو خدا کے نزدیک حقیقی کامیابی ہے۔ جلد سے جلد مغرب کو نور اسلام سے منور کرے۔ اور ہمارے ہاتھوں سے اس ملک میں اسلام واحمدیت کا غلبہ حاصل ہو ؏

احمدیہ مشن امریکہ کا تبلیغی رسالہ

جن اصحاب کی نظر سے احمدیہ مشن امریکہ کا تبلیغی رسالہ "مسلم سن رائز" کا کوئی پرچہ گذرا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مولانا مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ اسلام کی ادارت میں یہ رسالہ نہایت مفید اور نتیجہ خیز خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور نہایت اعلےٰ طبقہ تک قبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اس کی اہم خدمات کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے بذات خود امریکہ میں اس کے اثرات ملاحظہ فرما کر ایک سو ڈالر اس کے اخراجات کے لئے عطا فرمائے۔ ہم اس رسالہ کی خریداری اور امداد کے لئے احباب سے پر زور درخواست کرتے ہیں۔ تمام رقوم جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ کی خدمت میں بھیجی جائیں ؏

ششماہی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتوں کا شکریہ

اس سال مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمایندگان کو مخاطب فرماتے ہوئے جماعتوں پر یہ ذمہ داری عائد فرمائی تھی۔ کہ ہر ایک انجمن کے لئے بعد تحقیقات جو چندہ کا سالانہ بجٹ مقرر ہو۔ اسے پورا کرنا اس کا فرض ہے۔ اس کے بعد بھی حضور نے ماہ جون میں ایک خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس ذمہ داری کا اعادہ فرماتے ہوئے ہر جماعت کو اپنے اپنے چندوں کے متعلق ماہ بماہ محاسبہ کی تاکید فرمائی تھی۔ تا سال کے ختم ہونے پر بجٹوں کے پورا کرنے کی ذمہ داری سے سرخرو ہوسکیں۔

میں ہر ایک انجمن میں ششماہی حساب چندہ۔ از یکم مئی لغایت آخر اکتوبر ۳۳ء بھجوا چکا ہوں۔ تا ہر ایک انجمن کو اپنی کوشش کے نتائج سے آگاہی ہو۔

حضور کے فرمان کی تعمیل میں جن جماعتوں اور ان کے عہدہ داروں نے جدوجہد کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے ششماہی بجٹوں کے پورا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ بلکہ بعض جماعتوں نے تو یہاں تک ترقی کی۔ کہ انہوں نے اپنا چندہ بجٹ سے زائد داخل کرا دیا۔

ایسی جماعتوں کے نام جنہوں نے اپنا ششماہی بجٹ پورا کر دیا۔ یا کچھ زائد داخل کرایا ہے۔ معہ ان کے چندہ مدخلہ کے درج ذیل کرتا ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ان انجمنوں کے ممبران اور کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان انجمنوں کے ممبران اور کارکنان کو بیش از پیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ ان انجمنوں کے لئے میں حضرت کے حضور بھی دعا کی درخواست بھیج رہا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ انجمنیں جس طرح انہوں نے پہلی ششماہی کے بجٹ کو پورا کیا ہے آیندہ بھی اپنی جدوجہد کو اسی طرح جاری رکھتی ہوئی سال تمام کے بجٹ کو پورا کرکے عند اللہ ماجور ہونگی۔ نیز ان انجمنوں کو بھی تاکید کرتا ہوں۔ جو اپنے ششماہی بجٹ کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جو میں ششماہی حساب بھیج کر پورا کرنے کی طرف توجہ دلا چکا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بھی ۱۰ نومبر کے خطبہ جمعہ کے ذریعہ زبردست انتباہ فرما چکے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے خطبہ جمعہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ ہر ایک انجمن اور اس کے کارکن اپنی متفقہ اور منظم کوشش میں سرگرم ہو کر نومبر تک کے بقائے ۳۱ دسمبر تک ادا کر کے اپنی کمیوں کو پورا کر دینگے۔ اور اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے باقاعدگی اختیار کریں گے۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اپنی ذمہ داری کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال)

فہرست ان انجمنوں کی جنہوں نے اپنا ششماہی بجٹ پورا کیا۔

- بٹالہ
- قلعہ لال سنگھ
- ہرددروال
- ڈیرہ نانک
- دیال گڑھ
- گلانوالی
- کرٹی افغاناں
- غزنی پور
- پٹھان کوٹ دولت پور
- بیعادی شیرا
- برج درکس
- ادراھباگو لبٹی
- گھنوکے ججہ
- عزیز پور ستراد
- بوبک سرائی
- چیندر کے گوے
- محلانوالہ
- بابا بکالہ
- لاہور
- گنج "
- مزنگ "
- چھاؤنی "
- چک علی پور نمبر ۶
- بھمہ
- ننکانہ صاحب
- پنڈی چری
- فیروزوالہ
- ترگڑی
- گجو چک
- وزیر آباد
- پیر کوٹ
- پریم کوٹ
- تلونڈی راہ والی
- گوجرہ
- بھرٹ چک نمبر ۴۳۸
- چک نمبر ۱۹۵ رکھ
- جھنگ
- بستی وریام کملانہ
- چک ۹۹/۹۷
- چک نمبر ۴۶
- مجوکہ
- خوشاب
- مڈھ رانجھہ
- فتح پور
- مونگ
- دلونا ماجرہ
- ڈنگہ
- پوڑاں والہ اسمٰعیلہ
- گھیٹر
- بھمبلہ
- بلانی
- جہلم
- بھونچال کلاں
- کلر کہار
- راولپنڈی
- کیمبل پور
- پشاور
- مالاکنڈ
- لنڈی کوتل
- پاڑہ چنار
- سرائے نورنگ
- رزنگ
- صوابی
- لودھراں
- اوچ
- احمد پور لماں
- چک نمبر ۶
- عارف والہ
- بنگلہ بلے والا
- ہوشیار پور
- پھگلانہ
- اجمیر
- اہرانہ
- بنام
- راہوں
- بنگہ
- کریام
- گھوڑہ سریح
- لنگیری
- بھاگوارائیں
- ملود
- مانسہ منڈی
- لدھیانہ
- سنور
- بپرادر
- سامانہ
- بٹھنڈہ
- رہتک
- توپ خانہ نمبر ۱۴
- دہلی چھاؤنی
- کوئٹہ
- چک نمبر ۲۵۹
- بڈھا کوٹ
- کراچی
- میرٹھ
- مظفر نگر
- چندوسی
- شاہجہان پور
- بھاگل پور
- سنگھبیر
- گنگ
- بھدرک
- کلکتہ
- سکندر آباد
- شیموگہ
- بھوپال
- آبادان
- دار السلام
- ٹانگانیکا
- زاہدان

ٹریکٹ "پکارنے والے کی آواز" کی دوبارہ اشاعت

یوم التبلیغ کے موقعہ پر احمدیہ فیلو شپ آف یوتھ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا رقم فرمودہ مضمون "پکارنے والے کی آواز" کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔ اس کے آرڈرز چونکہ اب تک موصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کو دوبارہ دسمبر کی ۱۰ تاریخ تک شائع کر دیا جائے۔ اس سے قبل وہ ٹریکٹ ختم ہو چکے تھے۔ اس لئے یوم التبلیغ کے بعد آرڈر موصول ہونے والوں کی تعمیل نہیں کی جاسکی۔ جن جن احباب اور جماعتوں کو اس کی ضرورت ہو وہ اطلاع بھیج دیں کاغذ ۲۰/۳۰×۲۶ ستعمال ہوگا۔ اور قیمت ایک روپیہ فی سینکڑہ تمام آرڈرز ۱۰ دسمبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔

محمد ابراہیم ناصر سکرٹری احمدیہ فیلو شپ آف یوتھ احمدیہ ہوسٹل لاہور

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

علی گڑھ میں جلسہ

لائل لائبریری کے وسیع ہال میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت عالی جناب آنریبل نواب بہادر ڈاکٹر سر محمد مزمل اللہ خان صاحب کے سی۔ آئی۔ ای۔ او بی۔ ای کے بی سیرت النبیؐ کے متعلق منعقد ہوا۔ جلسہ میں تمام معززین شہر۔ طلباء یونی ورسٹی و پروفیسر صاحبان نے شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن شریف و نعت خوانی کے بعد مولوی عبدالسلام صاحب عمر۔ جناب پروفیسر عبدالعزیز صاحب پوری۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج۔ جناب حکیم عبداللہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر نہایت دلکش اور روح پرور تقاریر فرمائیں:

تقاریر کے بعد عالی جناب صدر محترم نواب بہادر بالقابہ نے ایک زبردست اور بصیرت افروز تقریر کے دوران میں فرمایا۔ مبارک ہیں یہ دن اور ایسے جلسوں کے محرک جنہوں نے ایسی احسن تحریک کو جاری کیا۔ جس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات کو نہایت صحیح اور عمدہ طریق پر پیش کیا جاتا ہے۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ نماز مغرب تک جاری رہا:

میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ کہ ان تمام حضرات کا دلی شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے میں میری امداد فرمائی۔ خصوصاً عالی جناب نواب بہادر ڈاکٹر سر محمد مزمل اللہ خان صاحب کا بے حد ممنون ہوں۔ جو بکمال مہربانی بھیکم پور سے اس جلسہ کی صدارت کے لئے تشریف لائے۔ نیز جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج و جناب پروفیسر عبدالعزیز صاحب پوری کا بھی شاکر ہوں۔ جو باوجود اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے جلسہ میں تشریف لائے۔ اور اپنی فاضلانہ تقریروں سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ آخر میں میں حافظ عثمان صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس تحریک میں میرے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے پوری پوری امداد فرمائی:

خاکسار محمد یوسف (علیگ)

نوشہرہ چھاؤنی میں جلسہ

خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک اور موقعہ ملا۔ کہ ہم ہادی برحق۔ رہبر کامل۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے بعض حالات کو اپنے برادران ملک کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اور ان کو اپنی طرف قدم بڑھانے اور عقیدت رسول کریم میں ترقی کرنے کی دعوت دے سکیں۔

امیر جماعت اور سکرٹری تربیت متواتر تین جمعوں میں دوستوں کو تحریک کرتے رہے۔ کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے اس سال ہمیں توفیق ملی۔ کہ ہم مرکز سے ایک عالم کو بلانے میں کامیاب ہوئے۔ اور علاوہ ازیں الفضل کا خاتم النبیینؐ نمبر یکصد پچاس منگا کر تقسیم کیا گیا۔ اور اسی طرح ۶۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جلسہ کے لئے سناتن دھرم سبھا نے اپنا ہائی سکول پیش کیا۔ جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جلسہ کی کارروائی ۷½ بجے زیر صدارت خان صاحب عمر خطاب خان صاحب ریٹائرڈ ای اے۔ سی۔ ... تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے لیکچرار کو لیکچر شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور مرزا غلام حیدر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمدنی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا۔ کہ یہی وہ طریق ہے۔ جس پر چل کر انسان امن کی زندگی گذار سکتا ہے۔

اس کے بعد مولوی عبدالمالک خان صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفان الٰہی کے کس مقام پر تھے" پر نہایت جوشیلے انداز میں لیکچر دیا۔ جو پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی آخری تقریر میں سامعین کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ہر ایک فائدہ مندبات کو حاصل کریں۔ خواہ وہ کہیں سے ملے۔ صاحب صدر نے باوجود عیسائی خیالات رکھنے کے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ نوشہرہ پھر کوئی اس قسم کی میٹنگ قائم کر کے ان دوستوں کو اظہار خیال کا موقعہ دے گی۔ جو آج کسی وقت کی وجہ سے مایوس رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق بخشے۔ کہ ہم مستقبل قریب میں ایسی مجلس قائم کر کے مختلف قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوں۔ آمین ثم آمین

علم دوست اور معززین کی ایک جماعت شامل جلسہ ہوئی۔ اور وہ بہت متاثر واپس گئے۔ (خاکسار قریشی کریم بخش)

انبالہ شہر میں جلسہ

بوقت ۸ بجے شب مسجد احمدیہ انبالہ شہر میں زیر صدارت جناب میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ حاضرین میں علاوہ احمدیوں کے غیر احمدی اور سکھ احباب بھی کافی تعداد میں شامل تھے۔ جناب نذیر احمد صاحب۔ حضرت محوی صاحب حضرت جمیل صاحب نے اپنا نعتیہ کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

جناب بابو عبدالغنی صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلاموں کے لئے کیا کیا" کے مضمون کے متعلق تقریر فرمائی۔ اس کے بعد گیانی اندر سنگھ صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر ایک نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ (آزاد احمدی انبالوی)

فیروزپور شہر میں جلسہ

۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء فیروزپور کا سیرت النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت جناب پیر اکبر علی صاحب وکیل مرزا ناصر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب صدر نے ابتداً سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حاضرین کو بانیان مذاہب کی لائف اور ان کے حالات زندگی کو بنظر انصاف مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد سردار گیانی رتن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر خالصہ مڈل سکول فیروزپور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایک نہایت عقیدت مندانہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ قبل ازیں میرے خیالات اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق وہی کچھ تھے۔ جو عام طور پر غیر مسلموں کے ہوا کرتے ہیں۔ مگر جب میں نے حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لائف اور آپ کی تعلیم کا بنظر غور مطالعہ کیا۔ تو میرے اندر حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اس قدر محبت قائم ہو گئی۔ کہ میں نے آپ کی لائف کے مطالعہ کے لئے کئی کتابیں خریدی ہیں۔ اور میں اسلام کو ایک سچا مذہب یقین کرنے لگ گیا ہوں۔ آپ نے بتایا۔ کہ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر مسلمان اس وقت بھی حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو ان جیسی مہذب اور بہادر قوم اور دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد مسٹر کرم چند صاحب کا مضمون پڑھا گیا۔ جو بوجہ ایک اشد ضروری کام کے نہ آ سکے تھے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح بنی نوع انسان کو طوق غلامی سے آزاد کیا۔ اس کے بعد جناب پیر صلاح الدین صاحب و جناب مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے جلسہ کے مقررشدہ مضامین پر نہایت مدلل اور پر از معلومات تقریریں کیں۔ جن کو سامعین نے نہایت پسند فرمایا۔ (نامہ نگار الفضل)

لدھیانہ میں جلسہ

مسجد احمدیہ متصل کمیٹی باغ میں زیر صدارت جناب سید عبدالحمید صاحب آف منصوری جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مردوں کی ایک معقول تعداد جس میں ہندو مسلم سکھ صاحبان تھے شریک ہوئی علاوہ ازیں خواتین بھی شامل ہوئیں مولوی برکت علی صاحب نے جلسہ سیرت النبیؐ کی غرض و غایت بیان کی۔ خاکسار کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور غلامی پر تھا جس کو حاضرین نے دلچسپی سے سنا۔ میرے بعد مولوی برکت علی صاحب لائق نے ایک دلچسپ تقریر کی (خاکسار سید عبدالرحیم)

پشاور میں اتحاد مذاہب کا ایک شاندار نظارہ

پشاور ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء۔ صوبہ سرحد کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ دیکھنے میں آیا۔ جبکہ ہندو سکھ مسلمان معززین نے ایک مذہبی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اتحاد ملی کی شاندار عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گو یہ پلیٹ فارم انجمن ترقی اسلام پشاور نے بانیٔ اسلام علیہ السلام کی علو مرتبت کے اظہار کے لئے تیار کیا تھا۔ لیکن متعدد غیر مسلم معززین شہر کو بھی پیغمبر اسلام کی تحمید و توصیف میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جنہوں نے نہایت فراخ حوصلگی سے اس دعوت کو قبول کیا جناب رائے بہادر مہر چند کھنہ صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ ہندو مہاسبھا کے صدر محترم نے نرمشیر ہائی سکول میں جلسہ کی اجازت عطا فرمائی جہاں مجوزہ جلسہ دو اجلاسوں میں نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پایا

اجلاس اول زیر صدارت جناب خان بہادر مرزا اعلام صمدانی خان صاحب سابق افسر مال پشاور ۱۱ بجے صبح شروع ہوا۔ سامعین میں ہر مذہب کے خواندہ معززین موجود تھے۔ تلاوت قرآن پاک و نعت کے بعد جناب محترم شیخ اللہ بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پشاور نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کے حالات زندگی پر ایک فرحت آموز برجستہ تقریر فرمائی۔ ان کے بعد جناب سردار ملاپ سنگھ صاحب جو ملکی خدمات اور سیاسی قربانیوں کے باعث صوبہ میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ سٹیج پر تشریف لائے۔ اور نہایت محبت بھرے پنجابی الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ ہم اسلام اور بانیٔ اسلام کو نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام نے دنیا کو پریم محبت۔ یکجہتی ہمدردی اور بھائی چارہ کا سبق سکھلایا ہے۔ سردار صاحب نے بتلایا۔ کہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے ساتھ صلح اور محبت کی تعلیم دیتے ہیں لیکن بعض خود غرض لوگ جہلاء کو آلۂ کار بنا کر مذہب کے نام پر عداوتوں اور خصومتوں کی آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور کہ یہ اسی جہالت کا نتیجہ ہے۔ کہ آئے دن کہیں اذان دینے پر اور کہیں واہ گرو جی کا نعرہ لگانے پر سکھوں اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتی رہتی ہے۔ سردار صاحب نے اسباب کی ضرورت ظاہر کی۔ کہ اقوام کو مذہبی رواداری کی عملی تعلیم دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس ملک میں ایسے مذہبی جلسے ہمیشہ ہوتے رہا کریں۔ جن میں بانیان مذاہب کی عزت و توقیر مختلف المذاہب کے لوگ۔ بیان کیا کریں۔ تاکہ جہالت و نفرت حقارت اور عناد کے جذبات زائل ہو کر ان کی جگہ محبت اور شانتی کی لہر پیدا ہو۔ ان کے بعد محترم مولانا مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ اسلام نے مبسوط تقریر میں غلامی اور اس کی مختلف حالتوں اور اس کے انسداد کی ان تجاویز کو جو بانیٔ اسلام علیہ السلام نے قولاً وعملاً دنیا کے سامنے پیش کیں بیان فرمایا اور بتلایا۔ کہ غلامی اور بردہ فروشی کو دنیا سے مٹانے کے لئے اسلام نے کس قدر جامع اور مانع تعلیم دی ہے۔ اس پر پہلا اجلاس دو بجے ختم ہوا

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب سردار راجہ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ممبر لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد بوقت ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ اس اجلاس میں معزز سکھ صاحبان و دیگر غیر مسلم حضرات بکثرت شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید و نعت کے بعد جناب مولوی نذیر احمد صاحب احمدی سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج پشاور نے انسداد غلامی کے متعلق پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم بزبان انگریزی بیان کی۔ ان کے بعد جناب لالہ سری رام صاحب ایم۔ اے پروفیسر مشن کالج پشاور نے پیغمبر اسلام کے حالات زندگی پر بزبان انگریزی مسلسل ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور خاص کر توحید الٰہی کے بارہ میں نبی عربی کی تعلیم کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں پیش کر کے بتلایا۔ کہ اس تعلیم کے ذریعہ آنحضرت صلعم نے کس قدر تھوڑے عرصہ میں کیسے حیرت انگیز طریق پر سرزمین عرب کی کایا پلٹ دی۔ فاضل مقرر نے مسلمانوں کو تعلیم اسلام کے عملی پہلو پر توجہ کرنے کی ضرورت بتائی اور بالآخر اس امر پر زور دیا۔ کہ اس قسم کے جلسے کثرت کے ساتھ کئے جائیں۔ اور اس سکیم کو وسعت دی جائے۔ تاکہ ملک کو مذہبی تعصب سے نجات حاصل ہو۔ اور دنیا میں امن و امان فروغ پائے۔ ازاں بعد مکرم جناب سردار ارجن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے بانیٔ اسلام علیہ السلام کے بعض واقعات زندگی پر نہایت اچھوتے انداز میں بزبان انگریزی روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ حضور کی زندگی اپنے اندر معجزانہ حقائق رکھتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دشمنوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے اپنے آپ پر بے شمار مصائب اور شدائد برداشت کئے۔ لیکن کبھی نقصان رسانی کی نیت سے باوجود طاقت حاصل ہو جانے کے کسی سے انتقام لینے کی خواہش نہ کی۔ ان کے بعد مسٹر عبدالعزیز صاحب صہبائی نے اس موقعہ کے مناسب حال ایک برجستہ نظم نہایت دلچسپ انداز میں سنائی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ بالآخر جناب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی نے جملہ حاضرین صدر محترم و فاضل مقررین کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ جیسا کہ معزز مقررین نے خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ اس سکیم کو زیادہ وسعت دینے کی کوشش جاری رکھی جائے گی

اس اجلاس کے دوران میں بارش کا خفیف سا ترشح شروع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے حاضرین شامیانہ کے نیچے گتھم گتھا ہو کر جمع ہو گئے۔ اس نظارہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صدر محترم جناب سردار راجہ سنگھ صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں جو انگریزی میں تھی۔ فرمایا۔ کہ یہ جلسہ ایک مبارک تحریک تھی۔ جس کی تصدیق فضل خداوندی نے بارش کی صورت میں اس طرح ظاہر فرمائی۔ کہ گو حاضرین جلسہ میں ہندو سکھ و مسلم صاحبان موجود تھے۔ مگر وہ جدا جدا ٹولیوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ خداوند کریم چونکہ اس اتحاد و اتصال کو زیادہ مضبوط بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنی رحمت بارش کی شکل میں بھیج دی۔ جس نے تم کو مجبور کر دیا۔ کہ دوڑ دوڑ کر ایک چھت کے نیچے اکٹھے ہو جاؤ۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھو۔ جناب صدر صاحب نے بانیان جلسہ و حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی۔ کہ یہ تحریک پھلے پھولے اور وہ دن جلد آئے۔ جبکہ اس ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ ایک گھر کی طرح ایک ہی کنبہ کی حیثیت میں بود و باش رکھنا سیکھ جائیں۔ اختتام پر مقررین و صدر صاحبان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے اور جلسہ ۵ بجے شام برخاست ہوا۔

(خاکسار احمد گل سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ پشاور)

جالندھر چھاؤنی میں جلسہ

۲۷ نومبر شاندار جلسہ ہوا۔ آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کے پریذیڈنٹ صدر جلسہ تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کا لیکچر شروع ہوا۔ جو سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ تقریر کے بعد ایک غیر احمدی نے وقت مانگا۔ اور یہ خیال کر کے کہ غالباً وہ بھی سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ کہے گا۔ وقت دے دیا گیا۔ مگر اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے اجازت دے دی کہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ لے۔ اس کی تقریر کے بعد شیخ محمود احمد صاحب نے جواب دینے کی اجازت چاہی۔ مگر پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔ کہ اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود جواب دے لوں گا

پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت تعریف کی۔ اور عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ ہماری دیویاں تمہارے نام سے ڈرتی ہیں۔ ہمارے بچے تمہارے نام سے گھبراتے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کا خون خشک ہوتا ہے۔ اس لئے کہ تم میں غنڈا پن پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپنے چشمدید واقعات بیان کئے۔ اور بتلایا۔ کہ خود ان سے اور ان کی بہن سے راولپنڈی میں کیا سلوک کیا گیا۔ یہ حال ہے ان لوگوں کا جو اس مقدس انسان کی امت کہلاتے ہیں۔ جو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یحب المفسدین

ان واقعات کے ہوتے ہوئے اسلام کی سٹیج پر کسی ہندو کا کھڑے ہو کر کچھ کہنا ناممکن ہے۔ مگر آج جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ احمدی جماعت کا کارنامہ ہے۔ احمدیہ جماعت نے دو بڑے سمندروں (یعنے ہندو مسلمان) کو اس طرح ملا دیا۔ جس طرح نہر سویز نے دو بڑے سمندروں کو ملا دیا۔ اس لئے جتنی تعریف بھی اس جماعت کی کی جائے کم ہے۔

اس طرح صاحب صدر نے نہایت سختی سے عام مسلمانوں کے نقائص بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کام کی تعریف کی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

گوجرانوالہ میں جلسہ سیرت النبیؐ

۲۶ نومبر۔ شام کو دار السلام گوجرانوالہ میں زیر صدارت جناب شیخ مشتاق حسین صاحب سیرت النبیؐ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ میں شامیانہ۔ جھنڈیاں۔ گیس۔ اور دروازہ کی سجاوٹ وغیرہ نہایت عمدگی کے ساتھ زیر اہتمام شیخ غلام قادر صاحب عمل میں آئی۔ لالہ رام لال صاحب تارا۔ بی۔ اے وکیل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حسنہ تاریخی واقعات کی روشنی میں نہایت قابلیت سے بیان فرمائے۔ اور سید اعجاز حسین صاحب بی۔ اے۔ پلیڈر (شیعہ) نے اپنی تقریر میں علاوہ دیگر سبق آموز امور کے حاضرین کو خصوصیت سے توجہ دلائی۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے بہت بڑا احسان بنی نوع انسان پر یہ ہوا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے دروازہ الہام کھل گیا ہے۔ اور تعلق باللہ کے لئے راستہ نہایت آسان ہو گیا ہے۔ مگر اس راہ میں تکالیف اور آزمائش بھی سبقت لے جانے والوں کے لئے ایک امتحان ہے۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم سکرٹری تبلیغ نے اپنی تقریروں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف واقعات زندگی۔ مذہبی رواداری اور دشمنوں سے انتہائی رحم اور عبادات وغیرہ کا ذکر کیا۔ صدارتی تقریر میں بھی سیرت النبی کے کئی پہلو مثلاً ہمدردی نوع انسان۔ اور حیوانات پر شفقت وغیرہ بیان کئے گئے۔ جو نہایت ہی بصیرت افروز تھے۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

جھنگ مگھیانہ میں جلسہ

۲۶ نومبر ۳۲ء کو جلسہ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامیہ ہائی سکول جھنگ مگھیانہ کے وسیع ہال میں پوری شان و شوکت سے کیا گیا۔ سال ہائے ماسبق کے مقابلہ میں ہندو مسلمان شرفاء کا مجمع بہت زیادہ تھا۔ اور ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ دونوں قوموں کے ذی علم لوگوں نے تقریریں کیں۔ ماسٹر اننت سروپ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی تقریر نہایت پر خلوص تھی۔ آپ نے عرب کی جاہلیت کا نقشہ کھینچ کر قانون قدرت کے ماتحت ہر تاریکی کے بعد روشنی کا نمودار ہونا اور پورے کامیابی کے ساتھ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ان مشکلات پر غالب آنا بیان فرمایا۔ اور کہا کہ وہ تمام اوصاف جو ایک مہا پرش اور Great man روحانی انسان میں لازمی ہیں۔ عدیم النظیر طور پر آنحضرت صلعم کی ذات میں جلوہ نما نظر آتے ہیں۔ اور ہمیں ان کی توحید پرستی۔ خدا پر مکمل بھروسہ۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی۔ عفو۔ اخوت و مساوات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے بزرگ اور مہا پرش ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ماسٹر رام دتہ مل صاحب بی۔ اے رٹیائرڈ ہیڈ ماسٹر نے ان کے بعد ایسے ہی خیالات کا پرزور طریق پر اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس گل سر سبز باغ قدس کے زمزمہ خوانوں میں وہی اکیلے نہیں۔ بلکہ ان کے ہم خیالوں کی ایک کثیر جماعت ملک میں موجود ہے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبلغ مولوی فاضل نے تمدنی دینیا طور پر رسول اکرم کے احسانات کے عنوان پر ایک مختصر مگر دلپذیر تقریر فرمائی۔ اسی طرح سید دیوان علی شاہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی (اثنا عشری) نے اسلام کی فلاسفی پر ایک عالمانہ مضمون پڑھا۔ غرضیکہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (خاکسار:۔ محمد عالم جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ)

بالیسر میں جلسہ

۲۶ نومبر۔ چھ بجے شام سے ساڑھے آٹھ بجے تک سیرت النبیؐ کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ یہاں کے سکول کے وسیع ہال میں منایا گیا۔ حاجی اشرف علی خان صاحب پنشنر سب رجسٹرار اور مولوی تفضل حسین صاحب ممبر مینیجنگ کمیٹی ضلع سکول دونوں نے ہر طرح کی مدد دی۔ نوٹس اپنے نام پر شائع کرا کے لوگوں کو مدعو کیا۔ اور شروع سے آخر تک حاضر رہ کر تمام کام کو خیر و خوبی سے انجام تک پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ اس کا بہتر بدلہ ان کو عطا کرے۔

مہاراجکومار سنو متھ ناتھ دیپ رائے بہادر اور بابو بپن بہاری دے اور رائے صاحب پر دیہو کو چندر بٹنا لک اور ہیڈ ماسٹر صاحب خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ صدر جلسہ عدالت فوجداری کے سینیئر ڈپٹی مجسٹریٹ عالی جناب بابو ہرت چندر نالک صاحب تھے۔ ہندوؤں کی حاضری گذشتہ سال سے زیادہ تھی۔ مولوی عبد السلام صاحب نے جلسہ کے اغراض اور اسلام کی خوبیوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر ایک مبسوط تقریر کی۔

اس کے بعد بابو ہیرالال دے صاحب برہمو سماجی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی تعلیم پر کچھ بنگلہ زبان میں بیان کیا۔

اس کے بعد ضلع سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو پدمو چرون پٹنایک۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ای۔ ڈی نے اسلام کی خوبیوں پر ایک دلچسپ مضمون انگریزی میں بیان فرمایا۔ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر اس اچھوتے مضمون کو سنتے رہے۔ آپ نے حاضرین کو سلام علیکم کہہ کر اپنا مضمون ختم کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اس کے بعد مولوی شجاعت علی خان صاحب ایم۔ اے نے اسلامی مساوات پر تقریر کی۔

ازاں بعد عاجز نے بیان کیا۔ کہ کس طرح آنحضرتؐ نے بنی نوع انسان کو غلامی کی ذہنیت سے نکال کر بلند اور بالاتر ہستی کے ساتھ متعلق کر دیا۔

بعدہ صدر جلسہ نے اڑیہ زبان میں اپنا دلچسپ مضمون سنایا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا حال اس سے قبل میں نے مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر آج میں ان کی زندگی کے واقعات پڑھ کر ان کی محبت کا دریا اپنے دل میں موجزن پاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے جو جو کام کر دکھائے وہ خدا کے ہاتھ سے پاک کئے ہوئے لوگوں کے سوا دوسرا نہیں کر سکتا ہے۔ میں اپنی زندگی کے اس وقت کو اپنی زندگی کا بہتر وقت یقین کرتا ہوں۔ اور یہ میری سعادت تھی۔ کہ میں آج کے ایسے جلسہ میں صدارت کا کام انجام دے رہا ہوں۔

اس کے بعد حاضرین کا شکریہ حاجی اشرف علی خان صاحب نے ادا کیا۔ اور جلسہ ساڑھے آٹھ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(عاجز:۔ سید محمد محسن احمدی عفا اللہ عنہ)

ملتان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں سیرت پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ہوا۔ جلسہ باغ لانگے خان میں بوقت ۳ بجے سے ۵ بجے شام تک زیر صدارت شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر منعقد ہوا۔ پہلے منشی محمد بخش صاحب وائس پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ و میاں بشیر الحق صاحب متعلم گورنمنٹ کالج نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں جناب مولوی حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے قریب دو گھنٹہ تک نہایت عمدگی سے حضور سرور عالم صلعم کی سیرت پاک پر تقریر کی۔ غیر احمدی مولویوں نے ہمارے مد مقابل ایک علیحدہ اڈا جمایا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف سوائے سب و شتم کے کچھ نہ تھا۔ نہایت گندے اور شرافت سے بعید حملے کئے گئے۔ مگر باوجود ان کی ناپاک کوششوں کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار اصحاب نے نہایت امن کے ساتھ ہمارے جلسہ کی تقاریر کو سنا۔ پولیس کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اور امن کے قیام میں جماعت احمدیہ ملتان حکام پولیس اور چودھری نادر خان صاحب اے۔ ڈی ایم منتظم اعلیٰ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

اس موقعہ پر مستورات کا جلسہ بھی ماسٹر نواب الدین صاحب کے مکان پر بوقت ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوا۔ علاوہ مستورات کی تقریروں کے حافظ مبارک احمد صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر فرمائی۔ بحمد اللہ یہ دونوں جلسے بخیر و خوبی سر انجام پائے۔ (شیخ محمد حسین جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ)

موسٹی بنی میں جلسہ

بفضلہ تعالیٰ سیرت النبیؐ کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ غیر مسلم معززین اس جلسہ میں شریک ہو کر نہایت محظوظ ہوئے۔ چند تعلیم یافتہ غیر مسلم اصحاب نے تحریک کی کہ اس قسم کا جلسہ ہر ماہ میں ہونا چاہیئے۔ دوم التبلیغ میں ڈیڑھ سو حاضرین کی تواضع چاء بسکٹ اور فواکہات سے کی گئی۔ (فیاض الدین احمدی موسٹی بنی۔ بہار اڑیسہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

تاجدار افغانستان نے اس امر کے پیش نظر کہ افغانی افواج نے آپ کی جانشینی کے سلسلہ میں گہری عقیدت وارادت کا اظہار کیا ہے۔ فوج کے مختلف حصص کے ماہوار مشاہرہ میں دو سے چار روپے تک ترقی کر دی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ ملک کے نظم ونسق کے استحکام میں افواج کی طرف سے مزید وفاداری اور استقامت کا ثبوت دیا جائے گا۔

فرمانروائے بھوپال کے متعلق نئی دہلی سے۔ ۳۰ نومبر کی خبر ہے کہ پولو کھیلتے وقت دو جگہ سے ان کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

حکومت بنگال نے اس خیال کے ماتحت کہ صوبہ بنگال نمک کی فراہمی میں کسی دوسری جگہ کا محتاج نہ رہے۔ ضلع مدناپور میں نمک سازی کے لائسنس دئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چار ہزار میل تک ساحلی علاقہ پر اس صنعت کو ترقی دینے کے امکانات ہیں۔

ریزرو بنک بل کے متعلق جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور وخوض کرنے کی تحریک۔ ۳۰ نومبر کو چار روز کی بحث وتمحیص کے بعد اسمبلی میں منظور ہو گئی۔ اس بل پر اب دفعہ وار اسمبلی میں بحث وتمحیص ہوگی۔

وائسرائے ہند نے ۲۹ نومبر کو حیدرآباد دکن میں ایک شاہی دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے حیدرآباد کی ترقی وخوشحالی پر اظہار مسرت کیا اور فرمایا۔ میں حضور نظام کی حکومت کو اس بات پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ ان کی حکومت اس اقتصادی دباؤ سے متاثر نہیں ہوئی۔ جو گذشتہ تین سال سے ہم پر مسلط ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف ہر سال کے اختتام پر متوازن میزانیہ ظاہر کیا ہے۔ بلکہ تمام انتظامی شعبہ جات میں بے انتہا ترقی بھی دکھائی ہے۔ نظام ساگر بند کی تکمیل۔ سڑکوں اور ریلوں کی توسیع طبی اور حفظان صحت کا عمدہ انتظام اور ریاست کی رعایا کی عام ترقی اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ ریاست کی مالی حالت کی بہتری نے حدود مملکت کو امن وراحت کا گلزار بنا دیا ہے۔ وائسرائے ہند نے اسی ضمن میں حضور نظام کو پوتے کی پیدائش پر مبارکباد دی۔

برار کے متعلق وائسرائے ہند نے ۲۹ نومبر کو حیدرآباد دکن میں اعلان کیا۔ کہ گذشتہ سال سے ہندوستان کی مجوزہ فیڈریشن میں برار کی حیثیت کے متعلق جو خط وکتابت جاری تھی۔ وہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ اور آئندہ برار کو صوبجات متوسط کے ساتھ فیڈریشن میں شامل کیا جائیگا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حضور نظام نے ہمیں اس بات کا یقین دلایا ہے۔ کہ چونکہ ملک معظم کی حکومت نے برار پر ہماری سیادت کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس علاقہ کو فیڈریشن میں شامل کرنے کے لئے تیار ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ یہ علاقہ بھی ملک معظم کے دوسرے علاقوں کے ساتھ ایک متحدہ صوبہ متصور کیا جائے۔ اور آئندہ نام "صوبجات متوسط اور برار" ہو۔ اس لحاظ سے برار نظم ونسق کے اعتبار سے صوبجات متوسط کی حکومت کے ماتحت رہے گا۔

سر جارج شسٹر نے۔ ۳۰ نومبر کو اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ دیہاتی قرضہ کی ادائیگی کے لئے نو ارب روپیہ کی ضرورت ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض کانگرسیوں کی طرف سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس طلب کرنے کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے بعض سرکردہ کانگرسیوں کو طلب کیا ہے۔ جن میں ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور مسز نائیڈو کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ غیر رسمی کانفرنس بمقام جبل پور ۵ یا ۶ دسمبر کو منعقد ہو گی۔ اور فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے یا نہیں۔ اگر کیا جائے تو کب اور کہاں۔

دارالعوام میں ۲۹ نومبر کو مسٹر سٹینلے بالڈون نے تخفیف اسلحہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ جرمنی کو دوبارہ جمعیت اقوام میں شامل نہ کیا جائے۔

ماسکو سے۔ ۳۰ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ برف باری کی وجہ سے روس کا ۲۵ لاکھ ایکڑ رقبہ برف تلے دب گیا ہے وہاں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور قحط کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سال رواں کی پہلی ششماہی میں انگلستان کی سڑکوں پر جو حادثات ہوئے۔ تازہ سرکاری رپورٹ کے مطابق ان سے ۳۰۶۱ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

فلسطین گورنمنٹ کے متعلق ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ یہودیوں کو ملک میں نہ آنے دیا جائے۔ اس سلسلہ میں سرحدی پہرے مضبوط کر دئے گئے ہیں۔ شہروں میں پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ اور یہودیوں کو گرفتار کر کے ملک سے باہر نکال رہی ہے۔

بمبئی گورنمنٹ نے بمبئی سپیشل ایمرجنسی پاورس ایکٹ کی میعاد میں ۱۶ دسمبر ۳۳ء سے ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ چونکہ کانگرس کے ایک طبقہ نے سول نافرمانی کے پروگرام کو ترک نہیں کیا۔ اور خطرہ ہے کہ اس کی طرف سے پھر اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے گی اس لئے بمبئی سپیشل پاورس ایکٹ کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا

گاندھی جی کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ ان کے دورہ کے سلسلہ میں سیونی میونسپلٹی نے انہیں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جس پر گاندھی جی ناراض ہوئے۔ اور کہا کہ ایڈریس میں ہندی استعمال کی جانی چاہئیے۔

ایک ہندوستانی عیسائی مسٹر جے میتھیو جج اپنی بیوی کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور جو قادیان بھی ایک ناپاک ارادہ کے ماتحت آیا تھا اس کے متعلق لاہور سے۔ ۳۰ نومبر کی اطلاع ہے کہ سر شادی لال چیف جسٹس اور جسٹس عبدالرشید دونوں کے سامنے اس کی اپیل پیش ہوئی۔ اور سماعت کے بعد فاضل ججان نے ملزم کی سزائے موت بحال رکھی۔

بمبئی سے ۲۹ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ آج کل بمبئی گاندھی جی اور ان کے پیرؤوں کے اثر کو زائل کرنے کا مرکز بنا ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ایک خفیہ سرکلر بھی کانگرس کے مختلف لیڈروں کے نام جاری کیا گیا۔ اور ان سے اس مقصد کے لئے آرار طلب کی گئی ہیں۔

جموں سے۔ ۳۰ نومبر کی اطلاع ہے کہ دربار کشمیر نے تصویر "گورو نانک دیو مکہ میں" جو گذشتہ دنوں پنجاب ہارنگ تصویر کمپنی انارکلی لاہور نے شائع کی تھی۔ ضبط کر لی ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگنے اور فرقہ وار منافرت پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ حکومت پنجاب بھی یہ تصویر ضبط کر چکی ہے۔

الہ آباد سے ۲ دسمبر کی اطلاع ہے کہ انکم ٹیکس ادا نہ کرنے کے جرم میں حکومت نے پنڈت جواہر لال نہرو کے بیس ہزار روپیہ کی مالیت کے حصے قرق کر لئے ہیں۔

روسی حکومت کے متعلق ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تمام بالشویک وزیروں نے اپنی داڑھیاں منڈا دی ہیں اور دیہات میں ایسے حجام مقرر کر دئے ہیں۔ جو مفت لوگوں کی داڑھیاں مونڈا کرینگے۔

بمبئی کارپوریشن کے اجلاس میں یکم دسمبر کو اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ آیا شہر میں برتھ کنٹرول کے سنٹر مقرر کئے جائیں یا نہیں۔ بحث کے بعد یہ تجویز ۱۶ کے مقابلہ میں ۴۲ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔ تجویز کے مخالفوں نے بیان کیا۔ کہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی